واصف رومان
چکڑالہ۔ تلہ گنگ

قرآن وحدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام و منصب متعیّن کردیا گیا ہے۔

جناب واصف رومان نے محرم الحرام کے موقع پر چکڑالہ اور تلہ گنگ میں مجلس ذکر حسین کی روداد ہمیں ارسال کی تھی مگر بعض مضامین کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے گزشتہ اشاعت میں شامل نہ کیا جاسکا۔ روداد بہرحال تاخیر سے چھپ رہی ہے۔ مگر قارئین اس کی تازگی سے ضرور لطف اندوز ہوں گے۔ تاخیر پر ہم معذرت خواہ ہیں (ادارہ)

تلہ گنگ میں سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا مجلس ذکر حسین سے بصیرت افروز خطاب

محرم الحرام کا مقدس مہینہ آتے ہی حکام بالا شدید ذہنی کوفت اور عوام جان مال اور دینی عقائد کے عدم تحفظ کا شکار نظر آتے ہیں۔ حکومت وقت جو مذہبی فرائض کی انجام دہی سے یکسر غافل اور بے پرواہو کر پورا سال بے فکری سے گزار دیتی ہے۔ محرم کی آمد کے ساتھ ہی بظاہر متشوّش و متفکر نظر آنے لگتی ہے۔ اور محرم گزرتے ہی پھر سے عوام کے استحصال اور خزانہ عامرہ کو سمیٹنے میں چار چول چوکس، چوبند اور مستعد ہو جاتی ہے۔ سواد اعظم اہل سنّت و الجماعت ہر سال سرکاری تشدد قدغنوں اور قید و بند کی سراسر ناجائز اور بلاوجہ مصیبتوں کا صید زبوں ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس ہر نازک موقعہ پر ملّت اسلامیہ کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے والے سبائی، یہودی ایجنٹ "غم حسین" کی آڑ میں ملک بھر میں تخریب کاری، قتل وغارت گری اور کروڑوں سنّی عوام کے مسلّمہ دینی عقائد و نظریات کی پامالی اور دلآزاری کا باعث بنتے ہیں۔ اربابِ اقتدار ایرانی دباؤ اور خود حکومت میں گھسے ہوئے خبیثانِ عجم کی اندرون خانہ سازشوں اور رواداری کے بھونڈے تصوّر کے زیراثر رافضیوں کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔ اہلِ سنّت کے جذبات کا خون کرکے اور انہیں محبوس و مقید کرکے زبردستی سبائی جلوس خالص سنّی محلّوں سے برآمد کرائے جاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اور شعور (اگر صاحبانِ اقتدار کو نصیب ہو تو) کی آنکھ سے دیکھا جائے تو دنیا کے کسی خطّے میں کوئی ایسا مذہب موجود نہیں ہے۔ جس کی عبادت اپنے عبادت خانوں کی بجائے بازاروں اور سڑکوں پر کی جاتی ہو۔ خمینی آف ہیل (HELL) کے بقول ماتمی جلوس سیاسی قوت کا مظاہرہ ہوتے ہیں۔ اس قوت کے بل بُوتے پر سنّیوں پر شیعہ مظالم توڑے جارہے ہیں۔ جو معزالدولہ ایسے تبرائی و رافضی حکمران کی ستم رانیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

چکڑالہ ضلع میانوالی کے حالات بیان کرنے کے لئے تمہید طویل ہوگئی۔ لیکن اس کے بغیر ناواقف سنّی مسلمانوں کو صورت حال سمجھنے میں شائد مشکل پیش اتی۔ 2 محرم الحرام کو چکڑالہ میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام "یومِ فاروق اعظم" کے انعقاد کا اعلان لاؤڈ سپیکر اور اشتہارات کے ذریعہ کر دیا گیا تھا۔ جلسہ سے خصوصی خطاب ابنِ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاءُ المحسن بخاری مدظلہ کا تھا۔

کسی مومن مسلمان کو سیدنا فاروقِ اعظم کے نام سے کوئی بیر ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اُن سے محبت ہی تو بخشش کا سامان ہے۔ شیعہ کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آئی جب ان کی درخواست پر پروگرام سے چند روز پیشتر

ہی انتظامیہ کے اہلکاروں نے احرار کارکنوں کو جلسہ ختم کرنے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ لیکن احرار سرفروشوں اور اُن کے شیر بیشہ قائد جناب کپتان غلام محمد صاحب نے ہر قیمت پر جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ کپتان صاحب نے افسرانِ بالا سے کہا کہ اگر پورے محرم الحرام میں ریڈیو اور ٹی وی کو امام بارہ بنانے پر کوئی پابندی نہیں اور مقامی طور پر کسی شیعہ جلسے کے انعقاد پر کسی ردّعمل کا مظاہرہ انتظامیہ کی طرف سے سامنے نہیں آیا۔ تو ہمارے پروگرام میں رخنہ کیسے ڈالا جاسکتا ہے۔ جب کہ سیرۃ سیّدنا عمر فاروق کا بیان ہی ہمارا مقصود ہے۔ جب افسران سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو انہوں نے کہا کہ سید عطاالمحسن شاہ صاحب پر ضلع میانوالی میں داخلہ پر پابندی ہے۔ لیکن اس کا باقاعدہ ثبوت ان کے پاس نہ تھا۔

شیعوں کو اسسٹنٹ کمشنر میانوالی جو بعض اطلاعات و قرائن کے مطابق شیعہ ہے کی آشیرباد حاصل تھی۔ 2 محرم الحرام کو چکڑالہ اور گردو نواح کی مکمل ناکہ بندی کردی گئی۔ تاکہ شاہ جی مدظلہ، کسی صورت چکڑالہ میں داخل نہ ہوسکیں۔ ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر اور مجسٹریٹ خود چکڑالہ پہنچے ہوئے تھے۔ ہر نووارد کی تلاشی اور شناخت کے بعد اسے چکڑالہ میں داخل ہونے دیا جاتا۔ مجلس احرار اسلام میلسی کے کارکن حافظ محمد اکرم نعت خوان ملتان سے اکابر کی کیسٹوں، جماعتی کتب اور سٹکرز وغیرہ لئے یہاں پہنچے۔ "برحق معاویہ" کا سٹکر دیکھتے ہی اے، سی نے فرقہ وارانہ کشیدگی کا بہانہ کرکے حافظ صاحب کو گرفتار کرلیا اور تمام لٹریچر ضبط کر لیا۔ تقریباً ایک ہفتے کے بعد میانوالی جیل سے ضمانت پر رہا کیا گیا۔

پنجاب پولیس کی بربریت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ شاہ جی مدظلہ، نے گجرات سے یہاں پہنچنا تھا۔ راستے میں رکاوٹ کے باعث آپ چکڑالہ تشریف نہ لاسکے۔ لیکن اسی دوران جناب صوفی عبدالرحیم مسکین صاحب آف موسی خیل اپنے صاحبزادے کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ پھر مرکزی مبلغ احرار جناب مولانا محمد مغیرہ صاحب، محمد اشفاق کارکن احرار تلہ گنگ کے ہمراہ جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ جس سے کارکنانِ احرار میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز حافظ شمس الدین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کپتان غلام محمد صاحب نے صوفی عبدالرحیم صاحب نیازی سے کرسیٔ صدارت پر جلوہ افروز ہونے کی استدعا کی اور مولانا محمد مغیرہ نے تقریر کا آغاز کردیا۔ انہوں نے تقریباً چار گھنٹہ تک مسلسل خطاب فرمایا۔ اور انتظامیہ کے مذموم روّیے کی بھرپور مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا پروگرام تعمیری ہے۔ ہم کسی قسم کی تخریبی کاروائی کو ملک و ملّت کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ جب شیعہ کو جلسے جلوس کی مکمل آزادی ہے تو مسلمانوں پر ان پابندیوں کا کیا جواز ہے۔ اگر ہم چاہتے تو فساد اور لڑائی کو روکنا کسی کے بس میں نہ ہوتا۔ لیکن ہم نے اپنے عزیز کارکنوں کو کنٹرول کرکے امن و امان کی فضاء کو بحال رکھا۔ جبکہ شیعہ اور شیعہ نواز افسران محاذ آرائی کی دعوت دے رہے تھے۔ ہم حکام کی جانبدارانہ کاروائی کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ انہیں بھی آج احساس ہوگیا ہوگا کہ لالچ دھونس اور قوت کا استعمال احرار کارکنوں کے عزم راسخ کے مقابلے میں ہار چکا ہے انشاءاللہ العزیز بہت جلد قائد تحریک ختم نبوّت سیّد عطاالمحسن بخاری علاقے کا تفصیلی دورہ فرمائیں گے۔ جس کے لئے احرار کارکن ابھی سے تیاری شروع کردیں اجتماع اور انتظامات کے لحاظ سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

رستے کی رکاوٹ کے دُور ہوتے ہی سید عطاالمحسن بخاری مدظلہ 3، محرم الحرام کو تلہ گنگ تشریف لائے۔ اور تین روزہ سالانہ مجلسِ ذکر حسین کی مختلف نشستوں سے خطاب فرمایا۔ مجلس کا انعقاد مسجد سیّدنا ابوبکر صدیق کے صحن میں کیا گیا۔ پہلی نشست بعد نمازِ عشاء سے رات گئے تک جاری رہی۔ 4 محرم الحرام کو عشاء کے بعد سوال وجواب کی خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضرت شاہ صاحب نے سامعین کے

سوالوں کے جواب دیئے۔

5 محرم الحرام بعد نماز عشاء مجلس ذکرِ حسین کی آخری نشست منعقد ہوئی۔ ان تمام نشستوں میں بنیادی موضوع فضائل و مناقب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے حادثہ کربلا حقائق و تاریخ کی روشنی میں بیان کیا اور رافضی و چکوالی فتنہ کی مکروہ سازشوں اور باطل نظریات کی گرہ کشائی کے ساتھ ساتھ مسلک اہلِ سنت کے صحیح موقف کی ترجمانی کی۔ عجمی منافقین اور شخصیت پرست سنی نما رافضی مجاورین کی سر توڑ مخالفتوں کے باوجود مجلسِ ذکرِ حسین پورے تزک و احتشام سے انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ نے خاص طور پر شرکت کی مجلس کی کامیابی سے نام نہاد گدی نشینوں اور مشیخیت کے خود ساختہ ستونوں کے عقل و بصیرت سے عاری اندھے عقیدت مندوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اور انہیں آٹے نمک کا بھاؤ اچھی طرح معلوم ہوگیا۔ حیرت ہوتی ہے کہ علم پر اجارہ داری کا دعویٰ وہ لوگ کرتے ہیں۔ جن کا ضمیر سرکاری، قابلیت بے سند، اور جن کی زبان اردو کے محاورے ہی سے ناآشنا ہے۔ کوئی ان کور چشموں سے پوچھے! کہ اے بندگان بے دست و پا! کبھی ماہتاب کے رُوئے انور پر کوئی تھوک سکتا ہے۔ تمہاری یہ سعئ بے بنیاد کہیں تمہارے چہروں پر ہی نہ لوٹ آئے۔ اور پھر اندر کی کالک چہرے کی سیاہی میں اضافہ نہ کردے۔

دیکھو گے برا حالِ صحابہ کے عدو کا
منہ پر ہی گرا جس نے بھی مہتاب پہ تھوکا

محافظِ ازواج و اصحاب رسول علیہم السلام، سید عطاء المحسن بخاری نے مختلف نشستوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام و منصب پر قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت مدلّل گفتگو فرمائی۔ آپ نے کہا کہ صحابہ کرام کے مقام کا جو تعین قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ وہی امت مسلمہ کے لئے معیار و حجت ہے۔ جبکہ تاریخ انسانی ذہن کی اختراع ہے اور بڑی بے رحم چیز ہے۔ جو قطعاً معیار نہیں، مؤرخ جانبدار ہوتا ہے۔ اور تاریخ نویسی میں اس کی ذاتی خواہشات و افکار کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کو اگر تاریخ کے معیار پر پرکھا جائے گا تو ان کا وہ مقام جو قرآن و حدیث نے متعین کیا ہے سراسر مجروح ہو کر رہ جائے گا۔ صحابہ تاریخ کے معیار سے ماوراء ہیں۔ تاریخ پر انحصار انسانی گمراہی کا پہلا زینہ ہے۔

انہوں نے ناقدین صحابہ کرام پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ سخت گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اور اہلِ سنت کے لبادے میں سبائیوں اور رافضیوں کے موقف کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہیئے کہ وہ ہیں کون؟ اور اُن کی حقیقت کیا ہے؟ کہ وہ یوں بے لگام ہو کر صحابہ کرام کے ایمان، مقام و منصب اور مراتب کی تقسیم و تفریق کر رہے ہیں۔ امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام تنقید سے بالاتر ہیں۔ اور کسی غیر صحابی کو حق ہی نہیں کہ وہ صحابی پر تنقید کرے۔ پھر ناقدین صحابہ کو کس نے جج بنا کر صحابہ کی خطا شماری کا فریضۂ بد اور قبیح کاروبار سونپا ہے؟ یہ بھی کوئی کام ہے کہ اپنے نام کے ساتھ وکیل صحابہ کا مقدس اشتہار لگا کر صحابہ کی خطا شماری کی جائے۔

آپ نے واضح طور پر کہا کہ

یارانِ سرپل! کو اب یہ باور کر ہی لینا چاہیئے کہ وفا کیشان احرار کا جب تک ایک بھی مردِ احرار زندہ ہے۔ جبہ و دستار کی خود ساختہ فضیلتوں کا رعب خاطرِ میں لائے بغیر عظمت صحابہ کے مقدس علم کو بلند سے بلند تر کرتا رہے گا۔ عجمی مؤرخین اور تقدس کی جھوٹی چادریں اوڑھنے والے نااہل فرزندوں کی "علمیت" اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے وجود مسعود کو بد نہادوں کے اڑائے گئے "تاریخی و کشفی" چھینٹوں سے بچائے رکھنے میں اپنی جان تک لٹا دے گا۔ قلت و کثرت غیرت مندوں کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ بزدل، پست ہمت اور بے ضمیری کے دودھ میں پلے ہوئے بچے ہی اپنی عصمتوں کا سودا کرتے ہیں